



سوال

ہمارے علاقے میں ایک خطیب نے مسجد میں خطبہ دیتے ہوئے سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث بیان کی جس میں بیان کیا گیا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں شعبان کے آخری روز خطبہ ارشاد فرمایا "خ ایک بھائی نے لوگوں کے سلسلے امام پر اعتراض کیا کہ یہ حدیث تو موضوع اور من گھڑت ہے، اور اسی طرح یہ بھی کہ: جس کسی نے روزے دار کو سیر ہو کر کھانا کھلایا اللہ تعالیٰ اسے میرے حوض سے پانی پلانے گا جس کے بعد وہ کبھی پیاس محسوس نہیں کریگا حتیٰ کہ وہ جنت میں داخل ہو جائے" اور یہ حدیث بھی کہ: "جس کسی نے اپنی لونڈی پر تحفیف کی اللہ تعالیٰ اسے بخش دے گا اور اسے جہنم سے آزاد کر دیتا ہے" اس بھائی نے کہا کہ یہ سب کلمات رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذمہ جھوٹ اور افتراء ہیں، اور جس کسی نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ اور افتراء بائدھا اس نے جہنم میں ٹھکانہ بنایا... الخ کیا یہ احادیث صحیح ہیں یا نہیں؟

جواب

الحمد للہ

ابن خزیمہ رحمہ اللہ نے حدیث سلمان روایت کرتے ہوئے کہا ہے:

اگر یہ حدیث صحیح ہو تو فضائل رمضان کے بارہ میں باب.

پھر کہتے ہیں:

ہمیں علی بن حجر السعدی نے حدیث بیان کی، وہ کہتے ہیں ہمیں یوسف بن زیاد نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں ہمیں بہام بن یحییٰ نے علی بن زید بن جعدان نے سعید بن مسیب سے اور انہوں نے سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کیا وہ کہتے ہیں کہ ہمیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شعبان کے آخری دن خطبہ دیتے ہوئے فرمایا:

"لوگو تم پر عظیم الشان مہینہ سایہ فگن ہو رہا ہے، یہ بابرکت مہینہ ہے، اس میں ایک ایسی رات ہے جو ایک ہزار مہینوں سے بہتر ہے، اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے اس کے روزے فرض کیے ہیں، اور اس مہینے کی راتوں کا قیام نفل ہے، جس نے بھی اس مہینہ میں کوئی خیر و بھلائی کا کام سرانجام دے کر قرب حاصل کیا تو وہ ایسے ہی ہے جیسے کسی نے اس مہینہ کے علاوہ کوئی فرض ادا کیا، اور جس نے اس مہینہ میں کوئی فرض سرانجام دیا تو وہ ایسے ہی ہے جیسے کسی نے اس مہینہ کے علاوہ ستر فرض اولیٰ کیے، یہ صبر کا مہینہ ہے، اور صبر کا ثواب جنت ہے، یہ خیر خواہی کا مہینہ ہے

اس ماہ مبارک میں مومن کا رزق زیادہ ہو جاتا ہے، اور جس کسی نے بھی اس مہینہ میں روزے دار کا روزہ افطار کرایا اس کے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں، اور اس کی گردن جہنم سے آزاد کر دی جاتی ہے، اور اسے بھی روزے دار جتنا اجر و ثواب حاصل ہوتا ہے اور کسی کے ثواب میں کمی نہیں ہوتی

صحابہ کرام نے عرض کیا: ہم میں سے ہر ایک کے پاس تو روزہ افطار کرانے کے لیے کچھ نہیں ہوتا، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"اللہ تعالیٰ یہ اجر و ثواب ہر اس شخص کو دیتا ہے جس نے بھی کسی کا روزہ کھجور یا پانی کے گھونٹ یا دودھ کے ساتھ افطار کرایا، اس ماہ کا ابتدائی حصہ رحمت ہے، اور درمیانی حصہ بخشش اور آخری حصہ جہنم سے آزادی کا باعث ہے"

جس کسی نے بھی اپنی لونڈی اور غلام سے تحفیف کی اللہ تعالیٰ اسے بخش دیتا اور اسے جہنم سے آزاد کر دیتا ہے، اس ماہ مبارک میں چار کام زیادہ سے زیادہ کیا کرو: دو کے ساتھ تو تم



لپنے پروردگار کو راضی کرو گے، اور دو خصلتیں ایسی ہیں جن سے تم بے پرواہ نہیں ہو سکتے:

جن دو خصلتوں سے تم لپنے پروردگار کو راضی کر سکتے ہو وہ یہ ہیں: اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں، اور اس سے بخشش طلب کرنا

اور جن دو خصلتوں کے بغیر تمہیں کوئی چارہ نہیں: جنت کا سوال کرنا، اور جہنم سے پناہ مانگنا

جس نے بھی اس ماہ مبارک میں کسی روز سے دار کو پٹ بھر کر کھلایا اللہ سبحانہ و تعالیٰ اسے میرے حوض کا پانی پلائیگا وہ جنت میں داخل ہونے تک پیاس محسوس نہیں کریگا"

اس حدیث کی سند میں علی بن زید بن جعدان سوء حفظ کی وجہ سے ضعیف ہے، اور اس کی سند میں یوسف بن زیاد البصری بھی منکر الحدیث راوی ہے، اور پھر ہمام بن یحییٰ بن دینار العودی کے بارہ میں حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کا تقریب التہذیب میں کہنا ہے کہ: یہ ثقہ ہے اور بعض اوقات اسے وہم ہو جاتا ہے

اس بنا پر اس سند کے ساتھ یہ حدیث مذکورہ تو نہیں لیکن ضعیف ہوگی، لیکن اس کے باوجود دوسری صحیح احادیث سے رمضان المبارک کے بہت فضائل ثابت ہیں

اللہ سبحانہ و تعالیٰ ہی توفیق بخشے والا ہے، اللہ تعالیٰ ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی آل اور صحابہ کرام پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے "انتہی

الشیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز

الشیخ عبدالرزاق عقیفی

الشیخ عبداللہ بن غدیان

الشیخ عبداللہ بن قعود